Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?
Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.
For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact through

Whatsapp on following numbers:+92-348-8709449,+92-303-5110135

مطلبی

سیریناراض

جنگیں فتوحات کا ہی نہیں... تباہی و بربادی... فسادات... اور انسانی جانوں کے بے دریغ قتلِ عام کا نام ہے... جذبات و احساسات کے زیرِاثر زندگی گزارنے کا خواب ہر شخص کی آنکھ میں سجا ہوتا ہے... وہاں کے لوگ بھی اس خواب سے سرشار تعبیر کے لیے کوشاں تھے... مگر جنگ جیتنے کے جنون میں مبتلا فاتح یہ کب دیکھتے ہیں کہ کس کی آس ٹوٹی ہے... کس کے دل کے ٹکڑے ہوئے ہیں... محبت اور چاہت بھرے دلوں کی ڈوبتی ابھرتی کسک... وہ آخری دم تک انتظار... بے اعتنائی... اور فراموشی کے ہتھیاروں سے گھائل ہوتے رہے...

دل کی آنکھوں سے پڑھی جانے والی دل گداز تحریر کے پیچ و خم

”گولڈ ویل بہترین انسان تھا۔“ جیری شینکی نے کہا۔ ”اور وہ اس میڈل کا حق دار ہے، اس نے جو کچھ کیا، وہ کوئی اور نہیں کرسکتا۔“

میں اور جیری، واشنگٹن ڈی سی میں واقع آرمی نیوی کلب کے ڈائننگ روم میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ہماری میز کھڑکی کے بالکل ساتھ تھی جہاں سے باہر کی عمارتوں کی روشنیاں بالکل صاف دکھائی دے رہی تھیں۔ ٹیڈ گولڈ ویل ہمارا ایک سابق ساتھی تھا اور ہم برلن میں ایک ساتھ تعینات

www.urdupalace.com

تھے جن دنوں دیوار برلن گرنے کا واقعہ ہوا تھا۔ میں نے اثبات میں سر ہلایا۔ بوتل میں بچی ہوئی بیئر اپنے گلاس میں انڈیلی اور فیصلہ کر لیا کہ خود کچھ کہنے کے بجائے جیری کو بولنے کا موقع دوں گا۔ ویسے اگر میں اس کے برعکس سوچتا تب بھی کوئی فرق نہ پڑتا۔

''اور میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ اچھا کیوں تھا۔ وہ ہمیشہ نتائج حاصل کیا کرتا تھا اور یہ بہت سادہ سی حقیقت ہے۔''

''ہمیشہ...؟'' میں نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''ہمیشہ تو نہیں لیکن جو کام ہم کرتے ہیں اس میں کوئی بھی مکمل نہیں ہوتا۔'' جیری نے اپنا سر ہلایا اور گلاس میں مشروب ڈالنے کے بعد بولا۔ ''اس طرح کی موت واقعی دردناک ہے۔ جب میں نے یہ خبر سنی تو اس پر یقین نہیں آیا اور اب بھی نہیں ہے اور اس سے بھی زیادہ افسوسناک بات یہ ہے کہ...''

جیری اور میرا بہت پرانا ساتھ تھا لیکن اتنے سال گزر جانے کے بعد اس کے حلیے اور رکھ رکھاؤ میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔ اس کے سرخ اور سنہری بال فوجی انداز میں کٹے ہوئے تھے۔ چہرہ گول اور سرخ و سفید رنگت، جیری کو میں نے کبھی مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔ جب میری اس سے پہلی ملاقات ہوئی تو وہ ایک خوش لباس نوجوان تھا جس نے اینا پولس سے گریجویشن کرنے کے بعد ٹیمپل ہوف میں ملازمت اختیار کر لی تھی جو برلن کا سب سے بڑا ہوائی اڈا تھا اور ان دنوں ہمارے زیادہ تر خفیہ آپریشن وہیں سے ہوتے تھے۔ ایک طویل عرصہ ملازمت میں گزارنے کے بعد اب وہ نیشنل سیکیورٹی آفیسر کے طور پر پینٹاگون میں تعینات تھا اور کہا جاتا تھا کہ اوپر والے اس پر بہت بھروسا کرتے ہیں۔

میرا نام الیکس کلینر ہے اور میں نے ریٹائرمنٹ کے بعد سارانیک میں رہائش اختیار کر لی ہے جو نیویارک کے شمال میں ایک پرسکون قصبہ ہے۔ جہاں میں علاقے کے کلبوں اور ریستوران کو برف سپلائی کرتا ہوں۔ میں نے بیس سال انٹیلی جنس آفیسر کے طور پر گزارے جواب بھولی بسری یاد بن چکے ہیں اور میں بمشکل ہی ان کے بارے میں سوچتا ہوں۔ ایک مدت کے بعد آرمی نیوی کلب کا یہ میرا پہلا دورہ تھا اور میں جیری کے کہنے پر واشنگٹن آیا تھا۔ کلب کے ایگل لاؤنج میں ملاقات کے دوران میں ہم ایک گھنٹے تک پرانی یادوں میں کھوئے رہے اور ان دوستوں کو یاد کرتے رہے جن کے ساتھ ہم نے ان برسوں میں کام کیا تھا۔

لیکن جیری سے ملنے کے بعد میں حیران تھا کہ مجھے ہفتے کی شام کیوں بلایا ہے۔ اس نے نہ صرف یہ میرے آنے جانے کے اخراجات بھی برداشت کیے بلکہ کلب میں ایک رات کے قیام کا بندوبست بھی کر دیا تھا لیکن جب اس نے نیڈ گولڈویل کا تذکرہ کیا تو میں سمجھ گیا کہ اس کے ذہن میں کوئی خاص بات ہے۔ گولڈویل کی موت صرف دس روز قبل واقع ہوئی تھی، جیری نے افسوس کے عالم میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''یہ تقریب آج سے دو ہفتے بعد ہونے والی ہے۔'' اس کا اشارہ تقسیم اعزازات کی اس تقریب کی جانب تھا جس میں گولڈویل کو یہ امتیازی انٹیلی جنس میڈل دیا جاتا، یہ اعلیٰ ترین اعزاز تھا جو ابھی تک ہمارے کسی ساتھی کو نہیں ملا تھا۔

''وہ اس اعزاز کا مستحق تھا۔'' جیری نے کہا۔ ''وہ ہر کام کو مکمل طور پر انجام دیتا تھا۔''

''اس پر بحث نہیں کی جا سکتی۔'' میں نے آہستہ سے کہا۔ شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ مجھے ہمیشہ سے نیڈ گولڈویل کے بارے میں تحفظات تھے اور اس کے بارے میں کوئی ایسی بات تھی جو مجھے ہمیشہ پریشان کرتی رہی، ممکن ہے کہ اس کی وجہ اس کی آنکھوں میں نظر آنے والی اجنبیت ہو یا یہ کہ اس نے اپنے بارے میں بہت کم بتایا تھا حالانکہ ہم سب اپنے راز چھپانے میں پکے تھے اور ہمیں ایسا ہی ہونا چاہیے تھا۔

''اس میں ایک اور خوبی بھی تھی۔ وہ بڑی روانی سے جرمن بولتا تھا۔ ہمیں ہمیشہ ہی ایسے لوگوں کو تلاش کرنے میں مشکل پیش آئی جو مختلف زبانیں بول سکتے ہوں۔ اس نے کالج میں کئی زبانیں پڑھی تھیں۔ ایک اور بات وہ صرف ذہین ہی نہیں بلکہ مہم جو بھی تھا۔''

میں نے اس پر کچھ نہیں کہا لیکن دل میں یہ خیال ضرور آیا کہ ہم سب ہی مہم جو تھے اور ہم میں سے کسی کی بھی اتنی قدر نہ ہوتی اگر ہم اپنی زندگی کو خطرے میں ڈال کر دیوار کے اس طرف نہ جاتے۔ اگر آپ نڈر نہیں یا معمولی سا بھی سست ہیں تو یہ کام نہیں کر سکتے۔ اگر اپنی بات کروں تو اس وقت مجھے یقین تھا کہ ہمیشہ زندہ رہوں گا۔ اپنے ساتھی کے ہمراہ کام کرتے ہوئے میں نے مشرقی برلن میں جاسوس بھرتی کیے جو زیادہ تر سیاست داں اور فوجی افسر تھے۔ یہ ایک ایسا کام تھا جس میں آہنی پردے کے پار مسلسل چکر لگانا پڑتے تھے اور لوگوں کو اس انداز میں بلیک میل کرنا ہوتا تھا کہ انہیں کوئی غلط کام کرنے کا احساس ہی نہ ہو... بلکہ

www.urdupalace.com

انہیں یہ باور کرانا ہوتا تھا کہ اپنے ملک سے دھوکا کرنا دنیا میں سب سے زیادہ فطری بات ہے۔

میں نے کہا۔ ”یہ مت بھولو کہ گولڈویل پیٹ کا بھاری شخص تھا۔“

”ہاں، میں سمجھتا ہوں۔“

جلد ہی مجھے اندازہ ہو گیا کہ جیری ہمارے کام کے منفی پہلوؤں مثلاً دھوکا، جھوٹ اور چالبازی کے بارے میں گفتگو کرنا نہیں چاہتا جیسے وہ سب ہمارے فرض کا حصہ ہوں لیکن ہم مستقل اپنے آپ کو باور کراتے رہے کہ ہم نے جو کچھ کیا، وہ ایک اچھے مقصد کے لیے تھا۔

”کیا تم ابھی تک کنوارے ہو؟“ جیری نے اچانک موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

”میری منگنی ہو گئی ہے لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو؟“

”میں گولڈویل کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ عورتیں اس پر مرتی تھیں جب وہ بن سنور کر سامنے آتا تو ان کے لیے اپنا دل سنبھالنا مشکل ہو جاتا تھا۔“

میں نے اثبات میں سر ہلایا۔ اچھی طرح جانتا تھا کہ جیری کیا کہنا چاہ رہا ہے۔ گولڈویل ایک ہرجائی شخص تھا اور اپنی جامہ زیبی و چرب زبانی سے لڑکیوں کو متاثر کر لیتا تھا۔ اسی لیے ایک کے بعد دوسری لڑکی اس کی محبت کا دم بھرنے لگتی تھی۔

”وہ کبھی عورتوں کی کمپنی کے بغیر نہیں رہا اور وہ بے وقوف عورتیں اسے ڈھونڈتی رہتی تھیں۔“

کیا کبھی اس نے شادی کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی؟“ میں نے پوچھا۔

”کہانی کا یہی حصہ میں تمہیں بتا رہا ہوں۔ مرنے سے پہلے اس نے منگنی کر لی تھی۔ وہ گزشتہ مہینے کرسمس پارٹی میں شرکت کے لیے یہاں آیا تو اس کی منگیتر بھی ساتھ تھی۔ وہ واقعی خوب صورت تھی اور نیویارک کی رئیل اسٹیٹ فرم میں بروکر کے طور پر کام کر رہی تھی۔“

یہ کہہ کر جیری نے ہاتھ کے اشارے سے ویٹر کو بلایا اور نیچی آواز میں بولا۔ ”جب میں کہتا ہوں کہ گولڈویل بہترین تھا تو میرا اشارہ اسٹاسی والے واقعے کی طرف ہوتا ہے۔“

مجھے واقعی معلوم نہیں تھا کہ جیری کس بارے میں بات کر رہا ہے۔ جس واقعے کا اس نے ذکر کیا [illegible] جنگ کے زمانے میں سب سے بڑی خفیہ کارروائی تھی۔ 1986ء کے آخر میں گولڈویل کسی طرح مشرقی جرمنی کی سیکرٹ پولیس کی خفیہ فائلوں تک رسائی حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

بل ادا کرنے کے بعد جیری نے ایگل لاؤنج جانے والے راستے کی طرف اشارہ کیا اور بولا۔ ”تم کیا سمجھتے ہو کلینز۔ اس نے یہ کام کس طرح کیا ہوگا؟“

اس سے پہلے کہ میں کوئی جواب دیتا۔ جیری ایک افسر سے باتیں کرنے کے لیے رک گیا۔ اس دوران میں نے اس کے سوال کا جواب تلاش کرنا شروع کیا۔ میں بھی سب لوگوں کی طرح حیران تھا کہ گولڈویل کے ذرائع کیا تھے۔ جب جیری دوبارہ میری طرف متوجہ ہوا تو میں نے کہا۔ ”اس نے کبھی مجھے راز دار نہیں بنایا۔“

”ممکن ہے کہ تمہارے علاوہ کسی اور شخص کو یہ معلوم ہو۔ اسی لیے میں پوچھ رہا ہوں۔“

”کوئی نہیں جانتا کہ وہ وہاں کس طرح پہنچا۔ فارمیشن اسٹاریسی میں حفاظتی انتظامات انتہائی سخت تھے۔“ یہ مشرقی برلن کی ایک غیر معروف سڑک تھی جہاں اسٹاسی کا ہیڈکوارٹر اور جیل واقع تھی۔ ان دنوں اس جگہ کا نام سنتے ہی مشرقی برلن میں رہنے والے بدقسمت لوگوں یا پھر گولڈویل اور مجھ جیسے لوگوں کی کپکپی چھوٹ جاتی تھی جنہیں اپنے کام کی وجہ سے مشرقی برلن آنا پڑ گیا تھا جو کوئی بھی وہاں قدم رکھنے کی کوشش کرتا، اس کا آخری ٹھکانا اسٹاسی کی جیل ہی ہوتی۔

”کم آن کلینز۔ تمہارا ضرور کوئی خیال ہوگا۔“ جیری نے بارٹینڈر کو اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

میں نے کہا۔ ”ہمیں یہ معلوم تھا کہ مشرقی جرمنی میں رہنے والے سب لوگ ایک دوسرے کی جاسوسی کرتے ہیں۔ یہ گولڈویل ہی تھا جس نے انکشاف کیا کہ اسٹاسی پولیس بھی مغربی جرمنی کی جاسوسی کر رہی تھی اور وہاں ان کے ایجنٹ موجود تھے اور یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ یورپ کے دوسرے ملکوں میں بھی ہوں گے۔ اس وقت تک کوئی بھی یہ بات نہیں جانتا تھا۔

”میں تمہیں کچھ بتانا چاہتا ہوں۔ ان کے کچھ لوگ تو یہاں امریکا میں بھی کام کر رہے تھے۔ میں نہیں سمجھتا کہ کسی کو یہ بات معلوم ہوگی۔“

میں نے سر کو جھٹکا دیتے ہوئے کہا۔ ”یہ میرے لیے بھی نئی اطلاع ہے۔“

”ہاں [illegible] نے پوری کوشش کی کہ اسے اپنے تک ہی رکھیں۔ ضروری نہیں کہ ہر خبر اخبار کی زینت بنے۔“

[illegible]

www.urdupalace.com

تبصرے سے ظاہر ہو رہا تھا کہ انٹیلی جنس والے اخبارات سے کتنے چوکنا تھے۔

ہم نے اپنے لیے مشروب کا آرڈر دیا پھر میں بولا۔ ''وہاں تمہاری موجودگی ہمارے لیے گھبراہٹ کا سبب بن سکتی تھی۔ یاد ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے کتوں کی مدد سے میڈبرگ میں ہمارا پیچھا کیا تھا۔ اس دورے سے واپس آنے کے بعد میں بہت خوش ہوا تھا۔''

''ہمارے سبھی لوگ جانتے تھے کہ انہیں محتاط رہ کر کام کرنا ہے لیکن جب گولڈویل یہ اطلاع لے کر آیا کہ مغربی جرمنی کی حکومت میں اسٹاسی کے ایجنٹ موجود ہیں تو سب لوگ ششدر رہ گئے۔'' جیری نے بیئر کا گلاس میز پر رکھتے ہوئے کہا۔ ''ان کا ایک آدمی چانسلر کے دفتر میں بھی تھا۔ پہلے تو ہم سمجھے کہ گولڈویل کی اطلاع بے ہودہ ہے اور ان لوگوں نے ہی اسے یہ غلط معلومات دی ہیں لیکن بعد میں اس کا ایک ایک حرف سچ ثابت ہوا۔''

''ان کا ایک ایجنٹ جرمنی کے نیوز میگزین کا ایڈیٹر بھی تھا۔''

جیری بناوٹی انداز میں بولا۔ ''مجھے وہ یاد ہے، ہم نے جلد ہی اسے پکڑ لیا تھا اور یہ صرف ایک شخص کی وجہ سے ہی ممکن ہو سکا۔''

''گولڈویل۔'' میرے منہ سے بے اختیار نکلا۔

اگلے بیس منٹ تک ہم اسی کی باتیں کرتے رہے پھر جیری نے اپنی گھڑی دیکھی اور اسٹول سے کھڑا ہوتے ہوئے بولا۔ ''کل صبح ساڑھے آٹھ بجے ناشتے پر ملو، ہمیں کچھ مزید باتیں کرنی ہیں۔''

اگلے دن اس نے مجھے ناشتے کی میز پر ایک فولڈر پکڑا دیا اور بولا۔ ''یہ تمہارے لیے ہے۔''

میں نے سرسری انداز میں اس کی ورق گردانی شروع کر دی تو وہ بولا۔ ''اس میں سب کچھ وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ مثلاً گولڈویل کہاں پیدا ہوا، اس نے کس اسکول میں تعلیم حاصل کی، وغیرہ وغیرہ۔ اس کے والدین پہلے ہی فوت ہو چکے تھے۔ منگیتر کا نام مریم میکلن ہے۔ اگر تم اس سے بات کرنا چاہو تو اس کا پتا اور ٹیلی فون نمبر بھی اس فائل میں موجود ہے۔ نیویارک سٹی کے اس سراغ رساں کا نام فرازی ہے۔ گولڈویل اپنے پندرھویں منزل کے اپارٹمنٹ کی بالکونی سے گر کر مر گیا تھا۔ صرف ایک اخبار نے [illegible] خبر شائع کی اور اس نے بھی اسے آدھے کالم سے زیادہ جگہ نہیں دی [illegible]

میں یہ نہیں بتایا کہ مرنے سے پہلے گولڈویل کے ساتھ کون تھا۔

''مجھے کیا کرنا ہوگا جیری؟''

''ہم چاہتے ہیں کہ تم جائے وقوعہ کا جائزہ لو اور معلوم کرو کہ حقیقت میں کیا ہوا تھا۔ پولیس والوں کے کہنے کے مطابق اس نے بالکونی سے چھلانگ لگائی۔ وہ اسے خودکشی کا نام دے رہے ہیں لیکن یہ درست نہیں... ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ تم کیا معلوم کرتے ہو؟''

''میں ہی کیوں؟''

''کیونکہ تم ان معاملات میں بہت اچھے ہو اور تمہیں اس نوعیت کے کیس حل کرنے کا خوب تجربہ ہے اور مرنے والے کو بھی جانتے ہو جبکہ ایسے لوگ بہت کم ہیں جنہیں وہ یاد ہو۔''

''کیا وجہ ہے کہ تم پولیس کا نقطۂ نظر تسلیم نہیں کر رہے؟''

''جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں کہ زیادہ عرصہ نہیں ہوا جب میری گولڈویل سے بات ہوئی تھی۔ وہ بہت خوش اور مطمئن نظر آ رہا تھا اور شادی کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ وہ کوئی موڈی انسان نہیں تھا کہ کسی کیفیت سے مغلوب ہو کر اپنی زندگی کا خاتمہ کر لیتا۔ اس کی کوئی بری عادت نہیں تھی۔ وہ بہت کم شراب پیتا اور منشیات سے دور رہتا تھا۔ اس کی جسمانی صحت بھی ٹھیک تھی۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ روزانہ سینٹرل پارک میں دوڑ لگاتا ہے۔ ان سب باتوں کے ہوتے ہوئے یہ یقین کرنا بہت مشکل ہے کہ اس نے خودکشی کی ہوگی۔''

میں نے فولڈر کے صفحات پر ایک اور نظر ڈالی۔ جیری مجھے ترغیب دے رہا تھا اور میرے لیے اس سے متفق ہونا بہت مشکل لگ رہا تھا۔

میں نے جان چھڑانے کے لیے کہا۔ ''تم جانتے ہو، میرا ایک کاروبار ہے اور اسے میں ہی دیکھتا ہوں۔''

''لیکن اس سیزن میں تو برف کی مانگ کم ہو جاتی ہے۔''

میں نے ہتھیار ڈالتے ہوئے کہا۔ ''اچھا دیکھوں گا کہ میں اس سلسلے میں کیا کر سکتا ہوں۔''

☆☆☆

سراغ رساں لیفٹیننٹ لیری فرازی ایک دبلا پتلا، سیاہ بالوں، مونچھوں اور سیدھی ناک والا شخص تھا۔ اس نے میرے سوال کے جواب میں کہا۔ ''تینوں باتیں ہو سکتی

www.urdupalace.com

ہیں۔ اس نے چھلانگ لگائی، گر گیا یا اسے دھکا دیا گیا۔ لیکن اس کیس میں یہ بالکل واضح ہے کہ اس نے بالکونی سے چھلانگ لگائی تھی۔''

وہ بدھ کا دن تھا۔ اس سے ایک دن پہلے میں جیری سے مل چکا تھا۔ اس وقت ہم ایک دفتر میں موجود تھے، میں نے فرازی کو اپنے بارے میں بتاتے ہوئے کہا کہ میں ان تمام ٹکڑوں کو جوڑنے کی کوشش کر رہا ہوں جن کا تعلق گولڈویل کی موت سے ہے۔

''اس نے خودکشی کرنے سے پہلے کوئی تحریر چھوڑی تھی؟'' میں نے پوچھا۔

''ہر کوئی ایسا نہیں کرتا۔'' اس نے مجھ پر نظریں جماتے ہوئے کہا۔ ''تمہارا کہنا ہے کہ گولڈویل ایک انٹیلی جنس آفیسر تھا۔''

میں نے اثبات میں سر ہلایا تو وہ بولا۔ ''پہلے ہم سمجھے کہ وہ کوئی تجزیہ کار ہے۔ میں جانتا تھا کہ وہ گورنمنٹ سے ریٹائر ہوا ہے جب ہم نے چیک کیا تو اس کے بارے میں کوئی واضح ثبوت نہیں ملا۔''

''تمہیں یقین ہے کہ اس نے چھلانگ لگائی تھی؟''

''اس کی موت اسی طرح ہوئی تھی۔ وہ اپنے اپارٹمنٹ میں اکیلا تھا۔ اس عمارت میں ایک چوکیدار بھی ہے اور عمارت کے سب لوگوں کے بارے میں جانتا ہے۔''

میں اتنی آسانی سے قائل ہونے والا نہیں تھا۔ میں نے کہا۔ ''اسے زندگی کی تمام آسائشیں میسر تھیں۔ لیفٹیننٹ اور وہ آسانی سے ڈرنے والا نہیں تھا۔ بیرون ملک اس نے کئی مشکل کارنامے سرانجام دیے۔ وہ ایسا شخص نہیں تھا کہ یوں بالکونی سے چھلانگ لگا دیتا۔''

''تم سرد جنگ کے زمانے کی بات کر رہے ہو؟'' میں نے سر ہلایا تو وہ بولا۔ ''ایسا ہوتا ہے لیکن میں تمہاری دلچسپی سمجھ سکتا ہوں۔ ہم نے اس کا تمام سامان چیک کیا تھا اور جب تم نے اپنے آنے کا بتایا تو میں نے تمہارے لیے یہ دوبارہ حاصل کی۔''

یہ کہہ کر اس نے اپنی ڈاک میں سے کوئی چیز نکالی اور اسے میری طرف کھسکا دیا۔ وہ ایک خوب صورت سنہرے بالوں والی عورت کی تصویر تھی جس نے نیلے رنگ کا اسکرٹ اور بلاؤز پہن رکھا تھا۔ اس کے ہاتھ کمر پر تھے اور وہ بے حجابانہ مسکرا رہی تھی۔ تصویر کی پشت پر 1987ء کی تاریخ درج تھی۔ یہ تصویر شاید برلن میں اتاری گئی تھی۔

''ہمیں اس کی قمیض کی جیب سے ملی ہے۔'' چال

تک مجھے یاد پڑتا ہے۔ اس کی جیبوں میں زیادہ چیزیں نہیں تھیں سوائے ایک جیبی کنگھے، ایک قلم اور تھوڑے سے کھلے پیسے۔ اس نے جینز پہن رکھی تھی۔ کیا تم وہ چیزیں دیکھنا چاہو گے؟''

میں نے کہا۔ ''میں اس کا اپارٹمنٹ دیکھنا چاہتا ہوں۔''

''ہم نے بڑی احتیاط سے وہاں کا جائزہ لیا ہے۔ اس لیے میں نہیں سمجھتا کہ تم کیا تلاش کر لو گے لیکن ہم وہاں جا سکتے ہیں۔ وہ صرف دو بلاک کے فاصلے پر ہے۔ ٹھہرو میں چابی لے لوں۔''

راستے میں اس نے کہا۔ ''مجھے شبہ ہے کہ تمہیں وہاں کوئی غیر معمولی چیز مل سکے گی۔ وہ شخص بظاہر ایک نارمل زندگی گزار رہا تھا۔''

''اسی لیے کچھ لوگ چاہتے ہیں کہ میں بھی ایک دفعہ اس جگہ کو دیکھ لوں۔'' میں یہ نہیں کہہ سکا کہ تقسیم اعزازات کی تقریب میں ڈائریکٹر یہ نہیں کہنا چاہے گا کہ تمغہ حاصل کرنے والے نے چند ہفتے قبل خودکشی کر لی ہے۔

گولڈویل کی عمارت نسبتاً نئی تھی۔ جسے سفید شیشوں سے بنایا گیا تھا اور سامنے والے حصے پر ماربل لگا ہوا تھا۔ باوردی چوکیدار نے فرازی کو پہچان کر مسکراتے ہوئے سیلیوٹ کیا۔ تعارف کروانے کے بعد فرازی نے کہا۔ ''جس وقت گولڈویل کی موت واقع ہوئی، اینجل ہی ڈیوٹی پر تھا۔ اینجل، مسٹر کلینز کو بتاؤ جو تم نے ہمیں بتایا تھا۔''

''یقیناً، مسٹر گولڈویل ہمیشہ کی طرح اس روز صبح کو ٹریک سوٹ اور دوڑنے والے جوتوں سمیت نیچے آئے۔ وہ تقریباً روزانہ ہی دوڑ لگایا کرتے تھے۔ وہ دس بجے گئے اور دو گھنٹے بعد اخبار ہاتھ میں لیے واپس آئے۔ وہ اکثر شام میں جیکٹ اور ٹائی کے ساتھ باہر جایا کرتے تھے بس میں نے اس دن یہی دیکھا۔''

''اس سے کوئی ملنے آیا تھا؟'' فرازی نے پوچھا۔

''ہاں، دو بجے کے قریب ایک عورت اس سے ملنے آئی تھی۔ اس کی عمر پچیس چھبیس سال ہو گی۔ وہ یہاں پہلی بار آئی تھی۔''

''تم نے اس کا نام معلوم کیا تھا؟'' میں نے پوچھا۔

''گیٹرلا۔ ایسا ہی کوئی نام تھا۔'' اینجل نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''میں نے گولڈویل کو فون کر کے بتایا کہ گیٹرلا نام کی ایک عورت اس سے ملنے آئی ہے تو یوں لگا جیسے وہ اسے نہیں جانتا۔''

www.urdupalace.com

”اس عورت نے اپنا پورا نام نہیں بتایا۔“

”ہاں لیکن مجھے یاد نہیں رہا۔ شاید اس کا آخری نام ایچ سے شروع ہوتا تھا۔ میں نے وہ بھی مسٹر گولڈویل کو بتا دیا۔ پہلے تو وہ اسے نہیں پہچان سکے پھر بولے کہ اسے اوپر بھیج دو۔“

لفٹ میں فرازی نے کہا۔ ”تم سمجھتے ہو کہ اس عورت کا چھلانگ لگانے کے واقعے سے کوئی تعلق بنتا ہے؟“

”میں نہیں جانتا۔“

”وہ صرف ایک گھنٹا یہاں رکی تھی۔“ فرازی نے کہا۔ ”جبکہ گولڈویل اس کے جانے کے چار گھنٹے بعد تقریباً ساڑھے سات بجے بالکونی میں گیا تھا۔“

لفٹ پندرھویں منزل پر پہنچی تو میں نے فرازی کو آگے چلنے کا اشارہ کیا۔ اپارٹمنٹ کا تالا کھولتے ہوئے فرازی نے کہا۔ ”تم دیکھو گے کہ وہ کتنی اچھی جگہ پر رہتا تھا۔“

ہم گولڈویل کے لیونگ روم میں داخل ہوئے جہاں دو دیواروں کے ساتھ ایک بڑا سا ایل ٹائپ صوفہ رکھا ہوا تھا۔ شیشے کی ایک میز پر دو عدد اخبارات بھی نظر آرہے تھے۔ ہمارے بائیں جانب دو آرام کرسیاں رکھی ہوئی تھیں جن کا شمار نوادرات میں کیا جا سکتا تھا۔ فرش پر ایک ایرانی قالین بچھا ہوا تھا۔ فرازی نے غلط نہیں کہا تھا۔ واقعی یہ ایک عمدہ جگہ تھی۔

ہم اس بالکونی کی طرف گئے جہاں سے گولڈویل نے چھلانگ لگائی تھی۔ اس کی ریلنگ چار فٹ اونچی تھی۔

”ہمارا اندازہ ہے کہ اس نے کرسی پر چڑھ کر چھلانگ لگائی ہوگی۔“ فرازی نے کہا۔ ”ورنہ ریلنگ تک نہیں پہنچ سکتا تھا۔“

”میں تمہاری بات سمجھ گیا۔“ میں نے کہا۔ پھر ہم دوسرے کمروں میں گئے لیکن وہاں ہمیں کوئی غیر معمولی بات نظر نہیں آئی۔ یہاں تک کہ کچن میں بھی ہر چیز ترتیب سے رکھی ہوئی تھی۔

”اس نے ایک کمرے کو اپنا دفتر بنا رکھا تھا۔“ فرازی نے کہا۔ میں نے اس کمرے کا بغور جائزہ لیا۔ وہاں ایک کمپیوٹر، ایک کتابوں کی الماری، کچھ فائل کیبنٹ تھے۔ فرازی نے بتایا۔ ”ان کیبنٹ میں زیادہ تر ٹیکس کے کاغذات اور کاروباری خط و کتابت کی فائلیں ہیں۔“

www.urdupalace.com

میں نے سرسری طور پر ان فائلوں اور کاغذات کو دیکھا لیکن ان میں بھی مجھے کوئی غیر معمولی بات نظر نہیں آئی۔

اوپری خانے میں البم کی ایک طویل قطار تھی جن پر الگ الگ لیبل چسپاں تھے۔ ان میں تاریخ اور دیگر تفصیلات درج تھیں۔

”ان میں زیادہ تر پرانی تصویریں ہیں۔ میں دیکھ چکا ہوں۔“ فرازی نے کہا۔

میں نے ہاتھ بڑھا کر ان میں سے دو البم اٹھائے اور انہیں کھول کر دیکھا۔ فرازی نے ٹھیک ہی کہا تھا۔ ان میں سب پرانی تصویریں تھیں اور یہ ایک طرح سے گولڈویل کا ذاتی ریکارڈ تھا جسے دیکھنے سے پتا چلتا تھا کہ وہ کہاں کہاں گیا اور اس نے مختلف ملکوں میں کیا کارنامے انجام دیے۔

پھر میں نے میز کے برابر میں رکھے ایک چھوٹے شیلف میں 1987ء کی البم دیکھی۔ یہ وہی سال تھا جس کی ایک تصویر گولڈویل کی قمیص سے برآمد ہوئی تھی۔ میں سوچنے لگا کہ کیا اس نے البم سے وہ تصویر نکالی اور البم کو شیلف میں ہی چھوڑ دیا۔

اس البم میں تصویروں کے علاوہ جرمن اخبارات کے کچھ تراشے بھی موجود تھے۔ ان میں سے کچھ نے اسٹاسی کی فائلوں تک گولڈویل کی رسائی کے بارے میں خبریں بھی شائع کی تھیں لیکن کسی جگہ اس کا نام نہیں آیا تھا۔ جس سے پتا چلتا تھا کہ گولڈویل واقعی ایک اچھا ایجنٹ تھا۔

بالکل آخری صفحے پر ایک تہ کیا ہوا خط پلاسٹک کے کور میں رکھا ہوا تھا۔ یہ کسی عورت کی جانب سے تھا اور اس پر 12 جون 1987ء کی تاریخ پڑی ہوئی تھی۔ فرازی نے پوچھا کہ کیا میں جرمن پڑھ سکتا ہوں۔ میں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ خط میں لکھا تھا۔ ”ڈیئر تھاڈیوس! تم تک پہنچنے کا کوئی اور ذریعہ نہیں ہے۔ اس لیے تمہیں یہ خط لکھ رہی ہوں۔ منگل اور گزشتہ روز دو سراغ رساں ہمارے دفتر میں آئے تھے۔ انہوں نے فائلیں دیکھیں اور سوالات کرتے رہے۔ میں نے کہا کہ مجھے کچھ معلوم نہیں لیکن ان میں سے ایک میرے جواب سے مطمئن نہیں ہوا۔ ممکن ہے کہ اسے کچھ شبہ ہو گیا ہو۔ میں بہت زیادہ خوف زدہ ہوں۔ تم نے کہا تھا کہ اگر ایسی کوئی بات ہوئی تو مجھے مغربی برلن لے جاؤ گے۔ پلیز اب آجاؤ۔ میں تمہیں بہت یاد کر رہی ہوں۔ تمہارے فون کا انتظار رہے گا۔ تمہاری میرین!“

کرسی پر بیٹھ کر میں نے ان اخباری تراشوں کو غور سے پڑھنا شروع کیا۔ ایک خبر 23 جون کی تھی جس میں میرین نامی ایک عورت کی گرفتاری کا انکشاف کیا گیا تھا۔ اس خبر کی سرخی تھی۔ ”پولیس نے گورنمنٹ سیکریٹری کو گرفتار

کرلیا۔'' میں مزید آدھ گھنٹا تک فولڈرز اور البمز دیکھتا رہا لیکن وہ خط میرے ذہن سے چپک کر رہ گیا تھا۔ بالآخر میں نے فرازی سے کہا کہ میں نے کافی کچھ دیکھ لیا ہے۔

''کچھ پیش رفت ہوئی؟'' جیری نے فون پر مجھ سے پوچھا۔

''شاید لیکن میں چاہتا ہوں کہ تم میرے لیے کچھ باتیں معلوم کرو۔''

جب میں نے اسے بتایا کہ کیا چاہتا ہوں تو اس نے کہا۔'' کیا یہ ہمارے منصوبے کے لیے ضروری ہے؟''

مجھے اسی جواب کی توقع تھی۔ اس سے پہلے کہ میں کچھ کہتا، جیری نے کہا۔'' میں دیکھوں گا کہ کیا کر سکتا ہوں۔ تم نے آخری آٹھ دنوں کا ریکارڈ چیک کرنے کی بات کی تھی؟''

''ہاں، وہ تمام فضائی کمپنیاں جن کے جہاز امریکا اور جرمنی کے درمیان پرواز کرتے ہیں۔ یہ اتنا مشکل نہیں ہوگا۔''

جب میں مریم میکلین سے ملا تو اس نے گولڈویل کی موت پر اظہارِ افسوس کرتے ہوئے کہا۔'' میں نے جب یہ خبر سنی تو مجھے شدید صدمہ ہوا۔ اس کی موت کو دو ہفتے ہو گئے ہیں لیکن میں ابھی تک اس کیفیت سے باہر نہیں آسکی ہوں۔ مجھے تو رات کو ٹھیک طرح سے نیند بھی نہیں آتی۔''

جیسا کہ جیری نے بتایا تھا کہ گولڈویل کی منگیتر ریئل اسٹیٹ بروکر تھی اور ایک فرم کے لیے کام کرتی تھی جس کے دفاتر ایک کثیر المنزلہ عمارت میں تھے۔ وہ واقعی پُرکشش، لمبی اور دبلی پتلی تھی۔ اس کے بال شانوں پر لہرا رہے تھے۔ آنکھیں سیاہ، لمبا چہرہ اور وہ دھیمی آواز میں بات کرتی تھی۔ اس نے اپنی کرسی سے اٹھ کر مجھ سے مصافحہ کیا اور جب میں کھڑکی کے ساتھ والے صوفے پر بیٹھ گیا تو وہ بولی۔

''میں نے اس روز ٹیڈ کو سہ پہر میں فون کیا تھا۔ اس شام ہمیں اس کے پسندیدہ ریستوران میں ڈنر کے لیے جانا تھا اور وہ اس کا انتظار کر رہا تھا۔''

جب میں نے اس سے پوچھا کہ کیا کبھی اس نے ٹیڈ کو افسردہ دیکھا تو وہ سوچتے ہوئے بولی۔'' کچھ باتوں میں وہ دوسرے مردوں سے مختلف تھا۔ وہ بہت خوش مزاج اور ہنسی مذاق کرنے والا شخص تھا لیکن کبھی وہ افسردہ ہو جاتا تھا۔ میں نے کبھی کسی کو اتنا دل شکستہ نہیں دیکھا اور میں نے محسوس کیا کہ ان لمحات میں اسے میری بہت زیادہ ضرورت ہوتی تھی۔''

میں نے کہا۔'' مجھے یقین ہے کہ تم ٹھیک کہہ [illegible]

''اس کیفیت میں وہ پینا شروع کر دیتا تھا جبکہ عام

ہنسنا منع ہے

ٹیچر۔''15 پھلوں کے نام بتاؤ۔''
سردار۔'' مالٹا، سیب، آم......''
ٹیچر۔''شاباش 3 ہو گئے 12 رہ گئے۔''
سردار۔'' ایک درجن کیلے!''

☆☆☆

شوہر''۔ میں نے دوست کو کھانے پر بلایا ہے۔''
بیوی''۔ تم پاگل تو نہیں ہو گئے؟ پورے گھر میں گند پڑا ہے برتن بھی دھونے والے ہیں اور میں اب کچھ پکا بھی نہیں سکتی۔''
شوہر''۔ یہ سب دکھانے کے لیے ہی تو بلا رہا ہوں، کیونکہ وہ بے وقوف شادی کرنے کا سوچ رہا ہے۔''

سجاد علی شگری کا تجزیہ گلگت بلتستان سے

نہیں لیے لیکن جب اس پر یہ کیفیت طاری ہوتی تو وہ ووڈکا کی پوری بوتل پی جاتا۔ وہ سارا دن کمرے کے پردے گرا کر تنہا بیٹھا رہتا۔ خلاؤں میں گھورتا۔ شراب پیتا اور اپنے آپ سے باتیں کیا کرتا۔''

''وہ باتیں کس کے بارے میں ہوتی تھیں؟''

''وہ زیادہ تر بے ربط باتیں کیا کرتا۔ کبھی کبھی وہ کچھ لوگوں کے نام بھی لیتا۔ کبھی یوں لگتا جیسے وہ کسی سے باتیں کر رہا ہو اور کبھی وہ چلانے لگتا۔''

''پھر تم کیا کرتی تھیں؟''

''میں کیا کر سکتی تھی۔ میں نے ہمیشہ ان لمحات میں اس کے پاس رہنے کی کوشش کی۔ اسے کھانا کھلاتی اور پُرسکون رکھنے کی کوشش کرتی۔ ایک دفعہ میں نے کسی ڈاکٹر کو دکھانے کی تجویز پیش کی جس پر وہ ناراض ہو گیا اور مجھ پر چلانے لگا۔ اس نے کچھ اس طرح کی بات کی کہ ہمارے پیشے کے لوگ ڈاکٹر کے پاس نہیں جاتے۔''

میں نے تائید میں سر ہلایا تو وہ بولی۔'' وہ کس پیشے کی بات کر رہا تھا؟''

میں [illegible] کہ ایک پیشہ ایسا بھی ہے جس میں آپ کبھی ریٹائر نہیں ہوتے اور نہ ہی کسی ڈاکٹر سے مشورہ کرتے

www.urdupalace.com

''البتہ یہ کیفیت تین چار دن رہتی۔ اس کے بعد وہ دوبارہ ہمیشہ کی طرح خوش مزاج اور ہنسی مذاق کرنے والا بن جاتا۔'' اس نے ٹشو سے اپنی آنکھوں کے گوشے صاف کرتے ہوئے کہا۔

میں نے محسوس کیا کہ اس سے کافی سوالات کر چکا ہوں۔ اس لیے جانے کے ارادے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ جب دروازے پر پہنچا تو وہ بولی۔ ''میں صرف یہی کہہ سکتی ہوں کہ یہ خبر میرے لیے بہت بڑا شاک تھی۔ ہم مئی میں شادی کرنے کا پروگرام بنا چکے تھے اور وہ شادی کرنے کے خیال سے بہت خوش تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ زندگی میں وہ بیوی کی کمی محسوس کرتا رہا ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہم دونوں ہی خوش تھے بلکہ میں نے تو اپنی شادی کا جوڑا بھی منتخب کر لیا تھا۔''

''ایک بات اور؟'' میں نے اس کے دفتر میں آویزاں کینوس کے ٹکڑے کی جانب اشارہ کیا جس پر ایمبرائیڈری کا کام ہوا تھا۔ ایسا ہی ایک پیس میں ٹیڈ کے لیونگ روم میں بھی دیکھ چکا تھا۔ ''کیا تم نے ہی ٹیڈ کے اپارٹمنٹ میں اسی طرح کا نیلے اور سفید رنگ کا نیڈل پوائنٹ آویزاں کیا تھا؟''

وہ پہلی بار مسکرائی۔ ''یہ میرا مشغلہ ہے۔ اس سے مجھے سکون ملتا ہے۔ میں تکیوں اور چادروں پر بھی یہ کام کرتی ہوں اور ان پر دلچسپ کہاوتیں اور مقولے تحریر کرتی ہوں۔''

''اس کا کیا مطلب ہے، جب کسی کو دھوکا دینا شروع کریں تو ہم کیسا انکیلا جال بنتے ہیں۔''

''میں نے یہ عبارت کہیں پڑھی تھی۔ میں نے اسے فریم کر کے ٹیڈ کو اس کی سالگرہ پر تحفے میں دے دیا۔ مجھے بھی اس کا ردِعمل یاد ہے۔ وہ بہت دیر تک اسے دیکھتا رہا پھر جب میں دوسری بار اس سے ملنے گئی تو اس نے وہ نیڈل پوائنٹ دیوار پر آویزاں کر دیا تھا۔''

''تمہارا کیا خیال ہے، اس نے ایسا کیوں کیا؟''

''یقین سے نہیں کہہ سکتی۔ مجھے یاد آ رہا ہے۔ اس نے ایک دفعہ کہا تھا کہ یہ مقولہ اس کے لیے خاص معنی رکھتا ہے۔''

''اس نے دوسرے ملکوں میں بھی کام کیا تھا۔ اس نے کبھی وہاں کی کوئی بات کی؟''

اس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''صرف یہ کہا کرتا تھا کہ وہ اس کی زندگی کا ایک بند باب ہے۔''

www.urdupalace.com

واپس آیا تو ٹیلی فون پر جیری کا پیغام ملا۔ ''جیسیلا ہوف میسٹر نامی ایک خاتون نے بیس جنوری کو لفٹ ہنسا کی پرواز کے ذریعے جان ایف کینیڈی ائرپورٹ سے برلن کے لیے سفر کیا تھا۔''

اگلی صبح میں نے اپنے لیے برلن کے لیے جمعے کی شام کی پرواز کے لیے بکنگ کروالی۔

وہ اتوار کی ایک خاموش صبح تھی اور میں برلن کے علاقے ہینگو ڈروف میں فونٹانیس ٹراسی پر واقع ایک عمارت کے باہر کھڑا ہوا تھا۔ میں نے پہلے ہی ہوٹل سے فون کر کے جیسیلا کو بتا دیا تھا کہ میں اس سے اس کے حالیہ امریکی دورے کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔ وہ بہت دیر تک خاموش رہی۔ اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتی، میں نے مزید کہا کہ کئی سال پہلے تھاڈیوس گولڈویل کے ساتھ کام کر چکا ہوں۔ میرا اندازہ تھا کہ وہ ضرور متجسس ہو گئی تھی۔

''میں سارا دن گھر پر ہی رہوں گی۔'' اس نے رسمی لہجہ اختیار کرتے ہوئے کہا۔ ''تم کسی وقت بھی آ سکتے ہو۔''

جس عورت نے دروازہ کھولا، اس کی عمر پچیس برس کے قریب ہو گی۔ وہ دراز قد اور پُرکشش تھی۔ میں نے اپنا تعارف کروایا اور اس کے پیچھے چلتا ہوا کچن تک آ گیا اس نے بتایا کہ وہ چائے کے لیے پانی گرم کر رہی تھی۔

ایک منٹ توقف کرنے کے بعد وہ بولی۔ ''تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میں مسٹر گولڈویل سے ملنے گئی تھی؟''

''مجھے کسی نے بتایا تھا۔'' میں نے ٹالنے والے انداز میں کہا پھر پوچھا۔ ''تم نے کس لیے نیویارک تک کا طویل سفر کیا؟''

وہ کچھ ہچکچاتے ہوئے بولی۔ ''کچھ ایسی باتیں تھیں جو میں اسے بتانا چاہ رہی تھی۔''

جیسیلا نے اپنے اور میرے لیے چائے بنائی۔ گھبراہٹ کے باوجود وہ ایک اچھی میزبان ہونے کا مظاہرہ کر رہی تھی۔ میں نے ہینگر پر ٹنگی ہوئی سفید یونیفارم دیکھی تو وہ بولی۔ ''میں یونیورسٹی کلینک میں نرس ہوں۔''

اچانک ہی مجھے احساس ہوا کہ میں ٹیڈ گولڈویل کی بیٹی سے باتیں کر رہا تھا۔ ''تم نے جو باتیں اس سے کہیں وہ یقیناً اہم ہوں گی۔''

''میرا خیال ہے کہ وہ اہم ہی تھیں۔''

کچن میں آتی سورج کی روشنی میں دیکھ سکتا تھا کہ اس کی شکل اپنے باپ سے کتنی ملتی ہے۔ اسی کی طرح سنہرے بال، چوڑی پیشانی اور نیلی گول آنکھیں، میں سوچ رہا تھا کہ گولڈویل کو یہ محسوس کرنے میں کتنی دیر لگی ہو گی کہ غیر متوقع طور پر اس

کے اپارٹمنٹ میں آنے والی عورت اس کی بیٹی ہے۔

''میں وہاں کیوں گئی تھی۔'' اس نے کہنا شروع کیا۔ ''میں دیکھنا چاہتی تھی کہ وہ کس طرح زندگی گزار رہا ہے۔ مجھے کچھ اور باتیں بھی معلوم کرنا تھیں۔'' پھر وہ کچھ ہچکچاتے ہوئے بولی۔ ''گولڈویل میرا باپ ہے۔''

میں نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''کیا تمہیں وہ سب کچھ معلوم ہو گیا جو تم جاننا چاہ رہی تھیں؟''

''میں جو توقع کر رہی تھی۔ وہ اس سے بھی زیادہ پریشان کن نکلا۔''

''اس بات سے تمہارا کیا مطلب ہے؟'' میں نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

''وہ یقیناً ایک اچھی زندگی گزار رہا ہے۔ اسے امریکی حکومت سے معقول پنشن مل رہی ہے کیا ایسا نہیں ہے؟''

میں نے کہا۔ ''یہ سچ ہے۔''

''تم میرے باپ کو صرف ایک ساتھی کی حیثیت سے جانتے ہو لیکن تمہیں وہ سب کچھ معلوم نہیں جتنا میں اس کے بارے میں جانتی ہوں۔''

''تم اسے کس طرح جان سکتی ہو جبکہ پہلی بار اس سے مل رہی تھیں؟''

اس نے اپنا سر ہلایا اور بولی۔ ''میں جانتی ہوں کہ تم کیا سوچ رہے ہو یہی نا کہ میں اسے نہیں جانتی تھی لیکن مجھے اس کے بارے میں سب کچھ معلوم تھا جو میری ماں نے مجھے بتایا تھا گو کہ میں اپنے باپ سے پہلے کبھی نہیں ملی لیکن میری ماں ہر وقت اسی کی باتیں کیا کرتی تھی۔''

جیسیلا کی ماں وہی عورت تھی جس کی تصویر گولڈویل کی جیب سے ملی تھی۔ اس نے یہ تصویر البم سے نکالی ہو گی اور اسے دیر تک دیکھتا رہا ہو گا جب اسے معلوم ہوا کہ اس نے بیوی اور بیٹی کے ساتھ کتنا بڑا دھوکا کیا ہے تو اس نے فیصلہ کر لیا کہ یہ سب جان لینے کے بعد وہ زندہ نہیں رہ سکتا اور جذبات سے مغلوب ہو کر اس نے بالکونی سے چھلانگ لگا دی۔

''میں اسے یہی بتانے گئی تھی کہ اس کے بارے میں میرے کیا خیالات ہیں اور یہ سب کچھ میں نے اپنی ماں کی خاطر کیا۔''

''تمہاری ماں کہاں ہے؟''

''وہ مر چکی ہے مسٹر کلینز۔ اس کے انتقال کو کئی [illegible] چکے ہیں لیکن کیا تم جانتے ہو کہ اس نے مجھے کیا بتایا تھا۔ مرنے سے ایک دن پہلے اس نے مجھ سے گولڈویل کی باتیں کیں [illegible]''

میں نے تائیدی انداز میں سر ہلایا تو وہ بولی۔ ''اس نے کہا۔ ''وہ میری زندگی میں آنے والا واحد مرد تھا۔ یہ بات اس نے بسترِ مرگ پر کہی تھی۔''

میں نے چائے کا گھونٹ لیا اور اس کی بات غور سے سننے لگا۔

''بہرحال میری ماں نے اس کے لیے بہت کچھ کیا لیکن تمہیں نہیں معلوم کہ اس نے اسے دھوکا دیا اور ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر چلا گیا۔''

یہ کہہ کر جیسیلا ایک لمحے کے لیے خاموش ہوئی پھر اس نے آہستگی سے کہنا شروع کیا۔ ''وہ 1986ء میں ملے تھے ان کی ملاقات مشرقی برلن کے ایک کیفے میں ہوئی تھی۔ اس وقت وہ پچیس سال کی تھی۔ اچانک ہی وہ غیر ملکی اس کی میز پر آیا اور بولا کہ وہ بہت اچھی لگ رہی ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی پوچھا کہ اس نے اتنا عمدہ اسکرٹ کہاں سے خریدا ہے۔ قدرتی طور پر میری ماں اس تعریف سے خوش ہو گئی۔''

میں اس صورتِ حال کا تصور کر سکتا تھا۔ گولڈویل کو خواتین کی تعریف کرنے کا ہنر آتا تھا اور اس ضمن میں وہ اپنے تمام حربے آزماتا تھا۔

''اگلے ہفتے وہ پھر اسی کیفے میں آیا۔ اس زمانے میں مشرقی جرمنی کے لوگوں کو غیر ملکیوں سے راہ و رسم رکھنے کی ممانعت تھی لیکن میری ماں بہت ہی بھولی تھی۔ ایک مرحلے پر اس نے اسے اپنی ملازمت کے بارے میں بھی بتا دیا کہ وہ اسٹاسی کے ہیڈ کوارٹر میں سیکریٹری ہے۔''

ساری بات میری سمجھ میں آ گئی کہ کس طرح گولڈویل نے ان فائلوں تک رسائی حاصل کی ہو گی۔

''ان کے درمیان افیئر شروع ہو گیا مسٹر کلینز۔'' وہ اپنی بات جاری رکھتے ہوئے بولی۔ ''وہ ایک ساتھ باہر جانے لگے۔ گولڈویل باقاعدگی سے مشرقی برلن آنے لگا اور اس کے لیے تحائف بھی لے کر آتا۔ گو کہ میری ماں کبھی اسے اپنے گھر لے کر نہیں گئی لیکن میرے باپ کے پاس شہر میں اپنی جگہ تھی جہاں وہ وقت گزارتے تھے۔''

اس کی یہ بات درست تھی۔ مشرقی برلن میں ہمارے کئی سیف ہاؤس اور اسٹور تھے کیونکہ پیسے سے سب کچھ خریدا جا سکتا ہے۔

''[illegible] ماں کی چاہت نہیں تھی۔ وہ صرف معلومات چاہتا تھا اور میری ماں احمقوں کی طرح اسے وہ تمام [illegible]

www.urdupalace.com

نے اس کی خاطر اپنی زندگی خطرے میں ڈال دی۔ جب اسے مطلوبہ معلومات مل گئیں۔ گولڈ ویل نے میری ماں کو جھانسا دیا کہ وہ مغربی جرمنی جانے میں اس کی مدد کرے گا۔ وہ خود ایک بہتر زندگی گزارنے کی خواہش مند تھی لہٰذا اس کی باتوں میں آ گئی۔ اس وقت تک وہ حاملہ ہو چکی تھی اور چاہتی تھی کہ اس کا بچہ یعنی میں آزاد اور پُرسکون فضا میں سانس لے سکیں۔''

''کیا وہ جانتا تھا کہ تمہاری ماں حاملہ ہے؟''

''ماں نے اسے بتا دیا تھا۔'' جیسیلا لمحے بھر کو رکی پھر بولی۔ ''لیکن تم جانتے ہو کہ کیا ہوا؟''

میں جانتا تھا۔ مجھے وہ خط اور اخباری تراشے یاد آ گئے جو گولڈ ویل کے اپارٹمنٹ سے ملے تھے۔

''اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ اس کا انتظار ہی کرتی رہی لیکن وہ نہیں آیا۔ اس نے میری ماں کو تنہا چھوڑ دیا پھر اشتاسی پولیس نے اسے گرفتار کر لیا۔''

مجھے جیری کے وہ ریمارکس یاد آئے جو اس نے گولڈ ویل کی ہرجائی فطرت کے بارے میں کہے تھے۔ وہ کبھی کسی ایک کا ہو کے نہیں رہا۔ اگر وہ زندہ رہتا تو شاید اب تک مریم کی جگہ کوئی دوسری لڑکی اس کی زندگی میں آ چکی ہوتی۔

''میری ماں سے کبھی ختم نہ ہونے والی تفتیش شروع ہو گئی۔ اسے رات بھر جگایا جاتا۔ دوسرے قیدیوں سے ملنے یا بات کرنے کی اجازت نہیں تھی۔ ایک طویل عرصے تک وہ ایک ایسی زیرِ زمین کوٹھڑی میں قید رہی جہاں پانی چھوڑ دیا جاتا تھا۔''

مجھے وہ سب کہانیاں یاد آ گئیں جو ان زیرِ زمین کوٹھڑیوں کے بارے میں سنی گئی تھیں۔ ان میں پانی بھرا ہوتا تھا اور جو خوش قسمت وہاں سے زندہ بچ نکلنے میں کامیاب ہو جاتے، وہ انہیں آبدوز کے نام سے یاد کرتے تھے۔

میں نے کہا۔ ''لیکن اس کے بعد تو دیوارِ برلن گرا دی گئی تھی۔''

''یہ نومبر 1989ء کی بات ہے۔ وہ سیاسی قیدی تھی۔ اس لیے فوراً ہی رہا کر دی گئی۔ سب سے پہلے اس نے مجھے تلاش کیا۔ متعلقہ حکام نے میرا خاندانی نام تبدیل نہیں کیا تھا لہٰذا میں اسے آسانی سے مل گئی۔ لیکن جیل میں گزارے ہوئے ڈھائی سال [illegible] دیا تھا اور وہ جسمانی سے زیادہ نفسیاتی مریضہ بن گئی تھی۔ اسے زندگی گزارنے کے لیے بہت معمولی کام کرنا پڑ

رہے تھے۔''

''اور تم نے اپنے باپ کو یہ سب باتیں بتا دیں؟''

''جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ اسے امریکا میں ایک ہیرو کی طرح دیکھا جاتا تھا جو کچھ میری ماں نے کیا، اس کا سارا کریڈٹ وہ لے گیا۔ میں حیران ہوں کہ وہ اس طرح کیسے زندہ رہ سکتا ہے۔''

مجھے مریم میکلین کی بات یاد آ گئی کہ اس پر کبھی کبھی افسردگی کا دورہ پڑتا تھا۔ میں جانتا تھا کہ یہ اس کا احساسِ پشیمانی تھا لیکن اس کا دورانیہ بہت مختصر ہوا کرتا تھا۔

''تمہارا باپ مر چکا ہے جیسیلا۔'' میں نے کہا۔ ''تمہارے رخصت ہونے کے چار گھنٹے بعد اس نے بالکونی سے چھلانگ لگا کر اپنی زندگی کا خاتمہ کر لیا۔''

میں اس کے ردِعمل کے لیے تیار تھا۔ اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ اب اسے ساری عمر اس احساس کے ساتھ زندہ رہنا تھا کہ اپنے باپ کی خودکشی میں اس کا بھی حصہ ہے جب وہ اپنے آنسو روکنے کی کوشش کر رہی تھی تو میں نے محسوس کیا کہ اب میرے پاس کہنے کے لیے کچھ نہیں ہے۔ بہتر ہو گا کہ اسے تنہا چھوڑ دیا جائے رخصت ہونے سے پہلے میں نے اسے اپنا پتا دیا اور کہا کہ وہ کسی بھی وقت مجھے فون کر سکتی ہے۔

☆☆☆

''ہوں۔ تو اس کی ایک بیٹی بھی ہے۔'' جیری نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''میں یہ نہیں جانتا تھا بلکہ ہم میں سے کسی کو بھی یہ بات معلوم نہیں تھی۔ وہ اپنے معاملات خفیہ رکھنے میں بہت ہوشیار تھا۔''

وہ منگل کی سہ پہر تھی اور میں واپسی میں آٹھ گھنٹے کے لیے واشنگٹن میں رک گیا تھا تاکہ جیری سے دوبارہ ملاقات کر سکوں۔ ہم کلب کے ایگل لاؤنج میں بیٹھے ہوئے تھے۔

''کیا بات ہے کلینز؟ کوئی چیز تمہیں پریشان کر رہی ہے؟''

''کچھ نہیں، سر میں ہلکا سا درد ہے۔ ویسے میں بالکل ٹھیک ہوں۔''

جیری ٹھیک ہی کہہ رہا تھا۔ میرے سر میں اس وقت سے ہی شدید درد تھا جب میں اتوار کی شام جیسیلا کے اپارٹمنٹ سے واپس آیا تھا۔ میں نے ہوٹل کے بارسے ڈبل وہسکی بھی لی لیکن اس ایجنٹ کی یاد کو ذہن سے نہ نکال سکا جسے میں نے بھرتی کیا تھا۔ میں اسے کبھی بھی نہیں بھول پایا تھا جو

www.urdupalace.com

کہ مشرقی جرمنی کی پولیس میں نچلے درجے کا اہلکار تھا۔

''کیا تم میری بات سن رہے ہو کلینز؟''

''ہاں ہاں، کیوں نہیں۔''

''اس وقت میرے ذہن میں تقریب اعزازات ہے۔'' جیری نے کہا۔ ''وہاں ڈائریکٹر بھی ہوگا اور وہ میڈل دینے سے پہلے کچھ کہنا چاہے گا۔ مجھے ابھی تک یقین نہیں آ رہا کہ گولڈویل نے اپنی زندگی کا خود خاتمہ کیا لیکن اگر یہ اسی طرح ہوا ہے...''

''یہ ایسے ہی ہوا ہے جیری۔'' میں نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ ''اس کے سوا اور کوئی بات نہیں۔''

''اب بہت دیر ہو چکی ہے۔ اس کا میڈل منسوخ نہیں کیا جا سکتا۔ اس پر کئی سوالات اٹھیں گے۔ وہاں دوسرے لوگ بھی ہوں گے جو ڈائریکٹر سے اپنے تمغے وصول کریں گے۔ اس صورت حال میں ہم کیا کریں گے۔''

اسی وقت اس کے دو ساتھی لاؤنج میں داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک جیری کو دیکھ کر اس کی طرف بڑھا تو وہ مجھ سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ ''معاف کرنا مجھے اس سے کچھ باتیں کرنا ہیں۔'' پھر وہ مجھے غور سے دیکھتے ہوئے بولا۔ ''تمہارا چہرہ کیوں زرد ہو رہا ہے۔ لگتا ہے کہ تم رات کو ٹھیک طرح سے نہیں سو سکے۔''

جیری کے جانے کے بعد میں نے پھر اس شخص کے بارے میں سوچنا شروع کر دیا جسے میں نے اپنے کام کے سلسلے میں بھرتی کیا تھا۔ وہ ایک شادی شدہ شخص تھا اور اس کی تین بیٹیاں بھی تھیں لیکن اپنے دفتر کے ٹیلی فون سے کئی غیر محتاط فون کالز کرنے کی وجہ سے وہ ہماری نیشنل سیکیورٹی ایجنسی کے جاسوس کی نظر میں آ گیا تھا۔ میری اس سے ملاقات مشرقی برلن کے ایک پارک میں ہوئی جہاں ہم دونوں گھنے درختوں کے نیچے ایک بینچ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ مجھے معلوم تھا کہ اس کا کسی لڑکی سے معاشقہ چل رہا ہے لیکن میں نے اس کو کوئی موقع نہیں دیا۔

وہ یا تو ہمارے لیے کام کرنے پر تیار ہو جائے ورنہ دوسری صورت میں اس کی بیوی اور بیٹیوں کو اس کی محبوبہ کے بارے میں بتا دیا جائے گا جب وہ سر ہلا کر نہیں نہیں کی گردان کرتا رہا تو میں نے اسے دھمکی دی کہ اس کی بیوی کو وہ تمام ٹیلی فون کال سنوا دی جائیں گی جو وہ اپنی محبوبہ کو کرتا رہا ہے۔ بالآخر ہچکچاتے ہوئے ہمارے لیے کام کرنے پر تیار ہو گیا۔ وہ کبھی بھی ہمیں کوئی قیمتی معلومات فراہم نہ

گیا تھا شاید وہ دوہری زندگی کا دباؤ برداشت نہ کر سکا۔

اس کے بعد میں نے اس سے کام لینا چھوڑ دیا لیکن اسے کبھی بھلا نہ سکا کیونکہ میں نے اس کے کہے پر یقین کر لیا تھا جب اس نے کہا کہ وہ صرف دو مرتبہ اس لڑکی سے ملا۔ اس کے علاوہ کبھی کسی دوسری عورت سے اس کا تعلق نہیں رہا۔ مجھے یاد آیا کہ گولڈویل نے بھی ایک دفعہ اسی قسم کا دعویٰ کیا تھا۔

''ہم جو کچھ کر رہے ہیں، وہ ایک نیک مقصد کے لیے ہے۔'' اس نے یہ بات ایک ڈنر کے موقع پر کہی جو کہ ہمارے ہیڈ کوارٹر سے کچھ ہی فاصلے پر تھا۔ جہاں ہم بھی کبھی جمع ہوتے تھے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ گولڈویل نے اس عورت کو بھی اپنے فرض کی تکمیل کے لیے استعمال کیا اس پر مجھے گولڈویل کے لیونگ روم میں آویزاں وہ ڈیکوریشن پیس اور اس پر لکھا ہوا مقولہ یاد آ گیا جس میں گھٹیا چال کے الفاظ استعمال کیے گئے جب میں نے اس کا موازنہ مشرقی برلن کے ایک نچلے درجے کے اہلکار سے کیا تو احساس ہوا کہ ہم سب نے اپنے مقصد کے لیے ایسے چال استعمال کیے تھے۔ فرق صرف اتنا تھا کہ میرا ایجنٹ نروس بریک ڈاؤن کا شکار ہو گیا جبکہ گولڈویل کی بیوی پولیس کے ہتھے چڑھ گئی اور اسے جیل میں شدید ذہنی اور جسمانی اذیت کا سامنا کرنا پڑا جس کے نتیجے میں وہ نفسیاتی مریضہ بن کر اس دنیا سے رخصت ہو گئی اور جب گولڈویل کی بیٹی نے اسے ان حالات سے آگاہ کیا تو احساس جرم سے مغلوب ہو کر اس نے خودکشی کر لی لیکن گولڈویل کے 'نیک مقصد' کو ذہن میں رکھتے ہوئے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہے کہ کیا وہ واقعی مجرم تھا؟

میرا سر درد کی شدت سے پھٹا جا رہا تھا۔ میں نے پانی کے ساتھ اسپرین کی دو گولیاں نگلیں اور جانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا۔ جیری ابھی تک اپنے دوست سے باتیں کر رہا تھا۔ یوں لگا جیسے وہ بھی اپنا کام نکل جانے کے بعد مجھے بھول گیا ہے۔ شاید یہی اس دنیا کا دستور ہے۔ یہاں سب اپنی غرض کے غلام اور مطلبی ہیں۔ مطلب نکل جانے کے بعد کسی کو یاد نہیں رہتا کہ جسے انہوں نے اپنے مطلب کے لیے استعمال کیا ہے، اس سے ان کا کیا تعلق تھا۔ گولڈویل میں اور جیری۔ ہم سب ایک جیسے ہیں مطلبی کہیں کے۔

میں نے دور سے ہی جیری کو ہاتھ ہلایا اور لاؤنج سے باہر نکل گیا۔

www.urdupalace.com

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact through

Whatsapp on following numbers:+92-348-8709449,+92-303-5110135